بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر قوم میں، ہر نسل کے زمانے میں، زندہ رسولوں کے، آتے رہنے کے ثبوت
یومِ حشر کے بعد کے واقعات سے متعلقہ۔ قرآنی حوالوں میں حکمت اور ھدایت

میری پیاری قوم کے پیارے لوگو! اِس مضمون سے پہلے مضمون (آرٹیکل۔ 10) میں۔ ہم نے روزِ محشر کے واقعات کے متعلقہ، تین قرآنی آیات پر حتی الوسع غور و خوض کیا تھا۔ اُن آیات سے ہم نے یہ نتیجہ (سبق، نظریہ) اخذ کیا تھا کہ: قرآنِ مجید کی تعلیم کے مطابق۔ دُنیا کے ہر ایک مُلک و قوم میں، ہر ایک نسلِ انسانی کے زمانے میں۔ اللہ کے بھیجے ہوئے بندے (رسول)، پہنچتے رہے ہیں، اور قیامت کے دِن تک۔ پہنچتے رھیں گے۔ پچھلے مضمون سے چند ضروری علوم (نتائج) کو یاد دھانی کی غرض سے۔ دوبارہ پیش کر رھا ہوں، کیونکہ ہماری قوم کے اکثر علماء اور عوام الناس میں۔ قرآنِ مجید کی اِن تعلیمات (ھدایات) کے متضاد۔ شدید غلط فہمیاں اور خیالات۔ عام پائے جاتے ھیں۔

گذشتہ مضمون میں قرآنِ مجید کی تعلیمات بعض خیالات و نظریات

(1)۔ قرآنِ مجید کے مطابق ۔ ہر قوم میں۔ اُن کے اپنے لوگوں میں سے، اللہ کے رسول لگاتار پہنچتے رہتے ہیں ۔ یعنی۔ دُنیا میں ایک وقت میں۔ کئی کئی رسول موجود ہوتے ہیں ۔ اور عین ممکن ھے کہ ایک ہی ملک میں ۔ ایک ہی زمانے میں۔ اللہ تعالے کے کئی رسول زندہ موجود ھوں۔ جب کہ۔ ہماری قوم میں قرآن کی تعلیم کے عین متضاد (مخالف)۔ یہ نظریہ پھیلا ہوا ھے کہ: محمد ﷺ کے بعد کہیں بھی کوئی رسول نہیں آسکتے۔ البتہ۔ ہر صدی کے شروع میں۔ ساری دُنیا کے لئے۔ ایک وقت (زمانے) میں۔ صرف ایک ہی مجدد ضرور آتا ھے ۔ مگر اُس مجدد کیلئے اُمّتِ محمدیہ میں سے ھی ھونا اشد ضروری ھے۔ نیز یہ کہ:۔ جِن دِنوں میں۔ ایک مامور مِن اللہ (مجدد)، کسی بھی مُلک میں مبعوث یا مامور ہو جائے ۔ تو پھر۔ اُس زمانے میں۔ پوری دُنیا کے کسی بھی ملک یا قوم میں۔ کوئی اور مامور مِن اللہ (مجدد) نہیں ہو سکتا۔ .... (استغفر اللہ ربّی)

(2)۔ قرآنِ مجید کے مطابق ۔ میدانِ حشر میں، سب انسانوں سے خصوصاً اُن رسولوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ جو رسول، اُن انسانوں کی دُنیاوی زندگی کے دوران۔ اُن انسانوں کے ہم قوم اور ہم زبان بھی تھے اور اُن لوگوں کے نمائندوں کو زندہ ملے بھی تھے ، ۔ لیکن۔ ہماری قوم میں یہ غلط تفہیم (تصور) پھیلا ہوا ھے کہ: موجودہ زمانے (چودھویں اور پندرھویں صدی ہجری) کے تمام انسانوں کیلئے بھی حضرت محمد ﷺ ھی واحد رسول ھیں۔ لہذا۔ آپؐ ہی ہم سب پر گواہ ہونگے۔ اور ہم سب سے آپؐ ﷺ ۔ ہی کے حوالے سے سوالات ہونگے۔ ..... (استغفر اللہ ربّی)

گذشتہ مضمون میں ہم نے روزِ حشر کے متعلقہ آیات پر غور کیا تھا۔ اب۔ اِس مضمون میں ہم۔ میدانِ حشر کے بعد ہونے والے واقعات کے متعلقہ آیاتِ قرآنِ مجید پر۔ اللہ تعالے سے مدد مانگتے ہوئے۔ حتی الوسع غور اور تدبر کرتے ہیں۔ سورۃ الانعام کی آیت (6:130) کے مطابق۔ رسولوں کا انکار کرنے والے خود اقرار کریں گے کہ وُہ کافرین تھے۔ میدانِ حشر میں عدل کے ساتھ یہ فیصلہ ہو جائے گا کہ کون کون کافر ھے۔ اور کون کون مومن ھے۔ اُس کے بعد کے واقعات کو اللہ تعالے نے مندرجہ ذیل آیت (39:71) میں۔ اِسطرح بیان فرمایا ھے:

میدانِ حشر سے لیکر۔ جہنم کے دروازے تک کے واقعات

Surah Al-Zummar Chapter 39: Verse 71

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧١﴾

جماعت احمدیہ	طاہر القادری [39:71]	ابوالاعلی مودودی [39:71]
اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آجائیں گے اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر تمہارے ربّ کی آیات کی تلاوت کرتے تھے اور تمہیں تمہارے اِس دن کی لقا سے ڈرایا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں۔ لیکن عذاب کا فرمان کافروں پر یقیناً صادق آگیا۔	اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ دوزخ کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اُس (جہنم) کے پاس پہنچیں گے تو اُس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے داروغے اُن سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیات پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں اِس دن کی پیشی سے ڈراتے تھے؟ وہ (دوزخی) کہیں گے: ہاں (آئے تھے)، لیکن کافروں پر فرمانِ عذاب ثابت ہو چکا ہو گا،	(اِس فیصلہ کے بعد) وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تھا جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اُس کے کارندے ان سے کہیں گے "کیا تمہارے پاس تمہارے اپنے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے، جنہوں نے تم کو تمہارے رب کی آیات سنائی ہوں اور تمہیں اس بات سے ڈرایا ہو کہ ایک وقت تمہیں یہ دن بھی دیکھنا ہو گا؟" وہ جواب دیں گے "ہاں، آئے تھے، مگر عذاب کا فیصلہ کافروں پر چپک گیا"

اِس آیت (39:71)۔ میں اللہ تعالے نے جو حقیقتیں بیان فرمائی ہیں۔ اُن میں سے۔ مندرجہ ذیل۔ اھم حقائق آپ کے سامنے پیش کر رھا ہوں۔

(1)۔ میدانِ حشر سے کافروں کو۔ جہنم کی طرف بھیجنے کیلیئے۔ صرف گروہوں (گروپس) میں بھیجنے کا طریقہ بتلایا ھے۔ اِس بات کو یاد رکھیں۔ کیونکہ اِس مضمون کو پڑھنے کے دوران۔ اِس حقیقت کا علم ہونا بہت ضروری ھے۔

(2)۔ ہر ایک گروہ (گروپ) جب دوزخ کے دروازے (گیٹ) پر پہنچے گا۔ تو۔ دوزخ کے دربان (سکیورٹی) ہر ایک گروہ سے جو سوال کریں گے۔ اُس سوال کے الفاظ پر غور فرمائیں۔ اِس سوال میں بیان کیا ھوا۔ ہر ایک لفظ اپنی اپنی مخصوص اہمیت رکھتا ھے۔ غور سے دیکھیں! سوال کے اندر ہی وضاحت کر دی ھے کہ ھم کونسے رسولوں کا پوچھ رھے ہیں۔ ﴿الف﴾۔ وُہ رسول جو تمہارے مِّنكُمْ یعنی تمہارے اپنے لوگوں میں سے تھے۔ یعنی کسی پاکستانی پنجابی سے۔ اِس سوال میں۔ کسی عرب یا فلسطینی۔ رسول کی بابت نہیں پوچھ رھے۔ ﴿ب﴾۔ اِس سوال میں صرف اُس رسول کی بابت پوچھ رھے ہیں۔ جو تمہارے زمانے میں تمہارے درمیان زندہ موجود تھے۔ تب ھی تو۔ تمہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتے (بیان کرتے) تھے۔ گویا۔ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ ۔ کیا کرتے تھے۔ اور وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا آج کے دِن کے متعلق تنبیہ بھی کرتے تھے۔ چنانچہ آج ھمارا سوال ۔ خصوصاً۔ ایسے رسولوں کے متعلق ھے، لہذا۔ اب بتلاؤ!..... کہ کیا تمہارے پاس۔ ایسے رسول نہیں پہنچے تھے ؟

(3)۔ اللہ تبارک وتعالے کا بیان ھے۔ کہ ہر ایک گروہ (گروپ) والے کافرین۔ جواب میں کہیں گے بَلَىٰ کہ ھاں! پہنچے تھے ۔ میرے پیارے بھائیو اور بہنوں! سوچیں کہ۔ جہنم یا دوزخ میں بھیجے جانے والوں کا۔ ہر ایک گروہ۔ اپنی دُنیاوی زندگیوں کے دوران۔ اپنے پاس، اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے رسولوں کے آنے کا اقرار کر رھا ھے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ میدانِ حشر سے۔ تمام کے تمام کافرین کو گروہ در گروہ ھی۔ جہنم کی طرف لایا جائے گا۔ اِس آیتِ مبارکہ میں یہ سوال بیان کرنے کی ایک حکمت یہ بھی ھے۔ تا کہ باشعور لوگ سوچیں کہ۔ جہنم کے دربان (داروغے)۔ عین جہنم کے دروازے پر صرف یہ ایک ہی سوال۔ یعنی أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ ۔ کیوں پوچھیں گے ؟۔ آپ بھی سوچیں!

جہنم میں داخلے کے وقت کے واقعات

Surah Al-Mulk Chapter 67: Verses 8-9

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾

ابوالاعلی مودودی [67:8]	محمد جوناگڑھی [67:8]	محمد حسین نجفی [67:8]
شدت غضب سے پھٹی جاتی ہو گی ہر بار جب کوئی انبوہ اس میں ڈالا جائے گا، اُس کے کارندے اُن لوگوں سے پوچھیں گے "کیا تمہارے پاس کوئی خبر دار کرنے والا نہیں آیا تھا؟"۔ وہ جواب دیں گے " ہاں، خبر دار کرنے والا ہمارے پاس آیا تھا، مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہا اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا ہے، تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو" ۔	قریب ہے کہ (ابھی) غصے کے مارے پھٹ جائے، جب کبھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا اس سے جہنم کے داروغے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس ڈرانے والا کوئی نہیں آیا تھا؟۔ وہ جواب دیں گے کہ بیشک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی نازل نہیں فرمایا۔ تم بہت بڑی گمراہی میں ہی ہو۔	(گویا) وہ غیظ و غصہ سے پھٹی جاتی ہو گی جب اس میں کوئی گروہ جھونکا جائے گا۔ تو اس کے داروغے ان سے پوچھیں گے کہ تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا (ہادی) نہیں آیا تھا؟۔ وہ کہیں گے ہاں بے شک ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا مگر ہم نے (اسے) جھٹلایا اور کہا کہ اللہ نے کوئی بھی چیز نازل نہیں کی تم بڑی گمراہی میں مبتلا ہو۔

میری پیاری قوم کے لوگو!۔ اِس آیت کے الفاظ پر غور فرمائیں۔ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا ۔ یعنی ہر ایک چیز۔ جِسے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ ہر ایک چیز یعنی كُلَّ مَا کے الفاظ نے کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں چھوڑی۔ لہذا ۔ جو کوئی انسان بھی جہنم میں ڈالا جائے گا۔ چاھے کافر ہونے کی وجہ سے۔ چاھے مشرک، ظالم، بے دین یا سخت گناہگار ہونے وجہ سے۔ اُسے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ بہر حال وُہ سب انسان كُلَّ مَا میں شامل ھیں۔ چنانچہ۔ اِس آیت (67:8) کے مطابق ۔ جہنم کے اندر پہنچنے والے ہر ایک گروہ (جماعت، گروپ) نے لازمًا یہ اقرار کرنا ھے ۔ کہ جب وُہ لوگ، دُنیا میں ہوتے تھے۔ تو۔ اُن کے پاس رسول (نذیر) آئے تھے۔ اور اُن لوگوں نے۔ اُن رسولوں (نذیروں) کی تکذیب بھی کی تھی۔ اور اُن رسولوں کو یہ بھی کہا تھا کہ اللہ تعالے نے تمہارے اوپر کوئی چیز (وحیء۔ الھام۔ کشف...) نازل نہیں کی۔ بلکہ تُم خود (رسول، نذیر) سخت گمراہ ہو گئے ہو۔

اِس آیت (67:8) کے متعلق۔ سوچنے کی چند خاص باتیں

کیا موجودہ زمانے کے بعض... روسی، چینی، برطانوی، جرمن، امریکن اور ہندوستانی۔ بھی جہنم میں ڈالے جائیں گے ؟
کیا اِن تمام لوگوں کے پاس واقعی کوئی نذیر (رسول) آئے ہونگے ؟ ۔ یا۔ اُن سے زبردستی اقرار کروالیا جائے گا ؟ ... (نعوذ باللہ)
پچھلے ہزار سال کے دوران۔ پوری دنیا میں جو انسان فوت ھوئے ہیں۔ کیا اُن میں سے بھی کچھ انسان، دوزخ (جہنم) میں ڈالے جائیں گے ؟
کیا یہ ہو سکتا ھے۔ کہ محمد ﷺ کی وفات کے بعد پیدا ھونے والے۔ کسی بھی انسان کو اللہ تعالے جہنم میں نہ ڈالیں ؟
اللہ تعالے نے تو واقعی کہہ دیا ھے۔ کہ ہر ایک جو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ وُہ یہی اقرار کرے گا کہ رسول (نذیر) آئے تھے۔ مگر یہ کیسے ممکن ھے ؟

جہنم میں داخل ھونے کے بعد کے واقعات کے متعلق۔ قرآنِ مجید کی آیات

Surah Al-Fatir Chapter 35 Verses 36-37

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى
كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِى كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ
نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾

ابوالاعلی مودودی	جالندہری	محمد جوناگڑھی
اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے اُن کے لیے جہنم کی آگ ہے نہ اُن کا قصہ پاک کر دیا جائے گا کہ مر جائیں اور نہ اُن کے لیے جہنم کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی اِس طرح ہم بدلہ دیتے ہیں ہر اُس شخص کو جو کفر کرنے والا ہو۔..وہ وہاں چیخ چیخ کر کہیں گے کہ "اے ہمارے رب، ہمیں یہاں سے نکال لے تاکہ ہم نیک عمل کریں اُن اعمال سے مختلف جو پہلے کرتے رہے تھے "(انہیں جواب دیا جائے گا)" کیاہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی جس میں کوئی سبق لینا چاہتا تو سبق لے سکتا تھا ؟ اور تمہارے پاس متنبہ کرنے والا بھی آچکا تھا اب مزا چکھو ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں ہے"۔	اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ نہ انہیں موت آئے گی کہ مر جائیں اور نہ ان کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر ایک ناشکرے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ۔....۔ وہ اس میں چلائیں گے کہ اے پروردگار ہم کو نکال لے (اب) ہم نیک عمل کیا کریں گے۔ نہ وہ جو (پہلے) کرتے تھے۔ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔ تو اب مزے چکھو۔ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔	اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے نہ تو ان کی قضا ہی آئے گی کہ مر ہی جائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ۔....۔ اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو نکال لے ہم اچھے کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے، (اللہ کہے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا، سو مزہ چکھو کہ (ایسے) ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

کیاہم نے ۔ تُم کو اتنی عمر نہیں دی تھی۔ جِس کے دوران۔ کم از کم ایک نذیر (رسول) تمہارے پاس پہنچ گیا ھو؟

جہنم میں کچھ عرصہ رھنے کے بعد سے متعلق۔ قرآنِ مجید کی ایک آیت

Surah Al-Ghafir Chapter 40: Verses 49-50

وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ
تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٥٠﴾

جماعت احمدیہ	جالندہری [40:49]	محمد حسین نجفی [40:49]
اور وہ لوگ جو آگ میں ہوں گے جہنّم کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے ربّ سے دعا کرو کہ ہم سے کسی دن تو کچھ عذاب ہلکا کر دے ۔ وہ کہیں گے تو پھر کیا تمہارے پاس تمہارے رسول کھلے کھلے نشانات کے ساتھ نہیں آتے رہے؟ وہ کہیں گے ہاں! کیوں نہیں۔ وہ جواب دیں گے پھر دعا کرو مگر کافروں کی دعا بے کار جانے کے سوا کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔	اور جو لوگ آگ میں (جل رہے) ہوں گے وہ دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ایک روز تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے ۔ وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں تو وہ کہیں گے کہ تم ہی دعا کرو۔ اور کافروں کی دعا (اس روز) بے کار ہو گی۔	اور جو لوگ دوزخ میں ہوں گے وہ جہنم کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ہمارے عذاب میں ایک دن کی ہی تخفیف کر دے۔ وہ (جواب میں کہیں گے) کیا تمہارے پاس کھلی ہوئی دلیلیں لے کر تمہارے رسول (ع) نہیں آتے رہے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہاں ۔ اس پر داروغے کہیں گے کہ تم خود ہی دعا مانگو اور کافروں کی دعا و پکار بالکل گم شدہ ہے (اکارت جانے والی ہے)۔

اللہ تعالے نے جہنم میں پہنچے ہوئے لوگوں کے حوالے سے۔ یہ حقیقت بیان فرمائی ھے کہ: جہنم میں پہنچے ھوئے، ہر ایک انسان کی زندگی میں۔ اُس کی قوم میں (علاقے میں) اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے (رسول) پہنچے تھے ۔ کوئی ایک بھی ایسا انسان، دوزخ میں نہیں ھو گا۔ جِس کی دُنیاوی زندگی کے دوران۔ اللہ تعالے کے رسول۔ اُن کے پاس نہیں پہنچے تھے۔ غور فرمائیں! اِس آیت میں کِسی کے۔ عیسائی، یہودی، ہندو یا مسلمان ہونے کا کوئی ذکر نہیں ھے۔ بلکہ۔ جو رسول اُن کی دُنیاوی زندگیوں کے دوران۔ اُن کے پاس بیینات لے کر پہنچے تھے۔ اُن رسولوں کو نہ ماننے کی وجہ سے اُن جہنمیوں کو کافرین کہا ھے۔ گویا۔ اپنی زندگی کے دوران آنے والے رسول کو مان لینے والے ۔ جہنم میں نہیں جائیں گے۔ چاھے اُنکا کوئی بھی مذھب ھو ۔

میرے محترم اور پیارے بھائیو اور بہنوں۔ اللہ تعالے کی اِن آیات پر احترام کے ساتھ توجہ اور تدبر فرمائیں! سورۃ الزمر کی آیت 71 کے بیان کے حوالے سے سوچیں! کہ کیا ممکن وجہ ہو سکتی ھے؟ کہ جہنم کے دروازے پر جب کافرین سے پوچھا جائے گا کہ: أَلَمۡ يَأۡتِكُمۡ رُسُلٌ مِّنكُمۡ ۔ تو کسی ایک بھی انسان (گروہ۔ یا۔ جماعت) نے یہ کیوں نہیں کہا ۔ کہ اللہ تعالے جی! ھمارے پاس تو کوئی رسول (نذیر) نہیں پہنچا!۔

خصوصاً! سورۃ الفاطر کی آیت (37) میں جو فرمایا ھے کہ: کیا ہم نے۔ تُم کو اتنی عمر نہیں دی تھی ۔ جِس کے دوران ۔ کم از کم ایک نذیر (رسول) تمہارے پاس پہنچ گیا ھو؟ اِس فرمان سے تو۔ یقینی ثبوت ملتا ھے کہ ہر ایک انسان جو میدانِ حشر کے بعد۔ دوزخ میں بھیجا جائے گا۔ اُن میں سے ہر ایک کی دُنیاوی عمر اتنی ضرور تھی۔ جِس کے دوران ۔ کم از کم۔ ایک رسول (نذیر) ۔ اُس انسان کی قوم (بستی، علاقے) میں یقیناً پہنچا تھا۔ ﴿ چنانچہ جو کوئی کم عمر میں یا بچپن میں ہی فوت ہو گیا۔ تو ایسے کسی بھی انسان کو جہنم میں نہیں بھیجا گیا۔ چاھے وُہ کسی بھی مذھب اور قوم سے تعلق رکھتا ھو ﴾۔

اِس مضمون میں آپ نے آیات [(39:71)۔(67:8)۔(67:9)۔(35:37)۔(40:50)] ۔ میں دیکھا ھے کہ کسی ایسے انسان کو سزاء نہیں دی گئی، جِس کی زندگی کے دنوں میں کوئی زندہ۔ رسول مبعوث ہوا ہوا نہیں تھا۔ اِن آیات سے یہ نتیجہ اخذ ہونے سے۔ اللہ تعالے کی مندرجہ ذیل بات (آیت) بھی ۔ واضح ہو گئی ھے۔ اور ہمارے اِس نتیجے کے ٹھیک ہونے کی مزید تائید اور تصدیق بھی ہو گئی۔ ملاحظہ فرمائیں۔

Statement from: Surah Bani-Israel Chapter 17: Verse 15

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبۡعَثَ رَسُولًا ﴿١٥﴾

اور ہم عذاب (سزاء) نہیں دیتے۔ جب تک اُن کی طرف رسول مبعوث نہ کریں

لہذا۔ مندرجہ بالا آیات سے یقینی پتہ چل گیا۔ کہ جِس قوم میں، جس زمانے میں۔ کوئی مبعوث شدہ رسول موجود نہیں ہوتا۔ اُس قوم کے اُس زمانے کے لوگوں کو آخرت میں بھی عذاب نہیں دیا جائے گا ۔ توجہ کے ساتھ سوچیں! جب کہ : آخرت میں (روزِ محشر) تو۔ ہر ایک زمانے میں۔ پوری دُنیا کے اندر بسنے والے، ہر ایک انسان کا حساب لیا جانا ھے۔ اور جہنم میں صرف اُن انسانوں نے جانا ھے، جِن کے پاس اللہ کے رسول پہنچے اور اُن انسانوں نے اُن رسولوں کو ماننے سے انکار کیا ھو گا۔ لہذا۔ لازمی ھے کہ دُنیا کی ہر ایک قوم میں۔ ہر زمانے میں۔ کوئی نہ کوئی۔ رسول مبعوث ھوتے رہیں۔ کیونکہ اگر کسی ایک قوم میں رسول مبعوث ہو، اور کئی دیگر قوموں میں رسول مبعوث نہ ہوں۔ تو یہ بات اللہ تعالے کے عدل کے خلاف ھو گی۔ اور رسولوں کی بعثت ۔ رحمت کی بجائے۔ زحمت دکھائی دینے لگے گی۔ کیونکہ !۔ جِس قوم میں کوئی بھی رسول نہیں پہنچتے۔ تو اُس قوم کے لوگ کسی رسول کا انکار بھی نہیں کر سکتے۔ ؟؟؟۔ تب اُس قوم کے لوگوں میں سے کوئی بھی جہنم میں تو نہیں ڈالا جائے گا۔ ؟

اِس مضمون میں جو آیات اور اُن کے جو ترجمے پیش کئے گئے ہیں۔ اِن سے تو یہ لگتا ھے کہ کسی بھی انسان کے جہنم میں ڈالے جانے کی۔ صرف ایک ہی وجہ ھے، کہ اُس انسان نے کسی۔ ایسے رسول کا انکار کیا ھو جو رسول اُس انسان کی زندگی کے دوران۔ اُس کے پاس پہنچا ہو۔ اور اُس انسان کی قوم کا فرد ہو۔ اور آیاتِ الٰہی کی تلاوت بھی کی ہو۔ یعنی۔ اُس انسان کی زندگی کے۔ دنوں میں۔ کم از کم کچھ عرصہ کیلئے ۔ وُہ رسول بھی لازماً زندہ ہو۔ اِس صفحے پر یہ ساری آیات اکٹھی لکھ دی ہیں۔ تا کہ آپ یہ صفحہ پرنٹ کر کے اپنے علماء کو دِکھلا سکیں، اور آپ کو بھی غور کرنے میں سہولت ھو۔

Surah Al-Zummar Chapter 39: Verse 71

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ
يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧١﴾

Surah Al-Mulk Chapter 67: Verses 8-9

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا
وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾

Surah Al-Fatir Chapter 35 Verses 36-37

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ
يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَ جَاءَكُمُ
النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾

Surah Al-Ghafir Chapter 40: Verses 49-50

وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم
بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٥٠﴾

Surah Sa'ad - Chapter 38: Verse 29

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٩﴾

یہ وہ بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہلِ عقل و فہم نصیحت حاصل کریں۔

آپ دیکھ رھے ہیں کہ اِس آیت (38:29) میں۔ اللہ تعالے نے سب مومنین کو۔ آیاتِ الٰہی پر تدبر (غور و فکر) کرنے کی نصیحت فرمائی ھے۔ لہذا۔ آئیں ھم اپنے اللہ جی کی بات مانتے ہوئے۔ اِس مضمون میں پیش کی گئی، اللہ تعالے کی آیات پر حتی الوسع تدبر کریں۔ چنانچہ۔ چند سوچنے کی باتیں، چند سوالات۔ آپ کے سامنے پیش کر رھاہوں۔ آپ کے اپنے دِلوں میں بھی جو جو دلائل، خیال، سوال پیدا ہوں۔ وُہ بھی سوچیں اور اپنے اپنے پسند کے علماء سے۔ اُن سوالوں کی تشریحات ضرور پوچھیں۔ اللہ تعالے آپ کیلئے سچی راہنمائی کے اسباب بھی مہیا فرمائیں اور توفیق بھی عطا فرمائیں۔ آمین۔

سوچنے کی باتیں۔ اور چند ضروری سوالات

اِس مضمون میں بیان کئے ہوئے چاروں حوالہ جات {﴿سورۃ الزمر۔ آیت 71﴾، ﴿سورۃ الملک۔ آیات 8 اور 9﴾، ﴿سورۃ الفاطر۔ آیت 37﴾، ﴿سورۃ الغافر۔ آیات 49 اور 50﴾} سے۔ خوب عیاں ھے کہ۔ ہر وُہ انسان، جِس کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ ہر اُس انسان کی زندگی کے دوران۔ اللہ تعالے کے زندہ رسول۔ اُس انسان کی قوم میں۔ لازماً پہنچے تھے۔ اگرچہ اُس انسان (جہنمی) نے۔ دُنیا کی زندگی کے دوران۔ اللہ کے بھیجے ہوئے اُس رسول کو۔ کوئی جھوٹ بولنے والا، اور سخت گمراہ شخص سمجھ کر۔ رَدّ کر دیا تھا۔ چنانچہ۔ ان آیات کے مطابق۔ جہنم میں، کوئی ایک بھی ایسا انسان نہیں ہوگا۔ جو کہہ سکے کہ۔ اُسکی زندگی میں۔ اُسکی بستی یا قوم میں۔ کوئی رسول (نذیر) نہیں آیا تھا۔ لہذا۔ اب یہ سوالات پیدا ھوتے ہیں کہ:

(1)۔ کیا ہم یہ تسلیم کریں... کہ پچھلے ایک ہزار سال میں۔ پوری دُنیا میں جتنے بھی انسان پیدا ھوئے ہیں۔ اُن میں سے کوئی ایک بھی انسان۔ جہنم میں نہیں جائے گا؟ یا پھر۔ ہم یہ تسلیم کریں. کہ اِس ہزار سال میں بھی اللہ کے رسول آتے رھے ہیں۔ مگر۔ ہم نے اُن کو رسول نہیں مانا...؟

(2)۔ کیا یہ ممکن ھے؟ کہ گذشتہ ہزار سال میں پیدا ھونے والے کسی بھی انسان کو۔ آخرت میں حساب کتاب کیلئے بلایا ہی نہ جائے؟ کیونکہ۔ اگر اللہ تعالے اُن میں سے کسی بھی انسان کو سزاء دے ہی نہیں سکتے۔ (جہنم میں نہیں بھیج سکتے)۔ تو پھر حساب کتاب کرنے کا کیا جواز ہو سکتا ھے ...؟۔

(3)۔ آیات۔ {﴿سورۃ الزمر۔ آیت 71﴾، ﴿سورۃ الملک۔ آیات 8 اور 9﴾، ﴿سورۃ الفاطر۔ آیت 37﴾، ﴿سورۃ الغافر۔ آیات 49 اور 50﴾} میں اللہ تعالے کے اپنے بیانات درج ہیں۔ اِن میں تو کوئی شک، غلطی، خامی نہیں ہو سکتی۔ یہ سارے بیان تو یہ کہہ رہے ہیں کہ جہنم میں جانے والے ہر ایک شخص کے پاس۔ نہ صرف یہ کہ۔ کم از کم ایک رسول تو ضرور پہنچا تھا۔ بلکہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ وُہ رسول پہنچا تھا، جو اُس شخص کے اپنے ہی لوگوں میں سے تھا۔ اور باتیں بھی کر سکتا تھا۔ یعنی۔ جہنم کے دروازے پر اور جہنم کے اندر جا کر۔ صرف اُن رسولوں کے متعلق سوالات ہونے ہیں جو رسول۔ اس متعلقہ انسان کی زندگی میں۔ زندہ ہوتے تھے۔ توجہ فرمائیں کہ۔ کسی سے بھی، کسی گذشتہ رسول کا نہیں پوچھا جا رہا۔ خصوصاً۔ زندہ اور لوکل رسولوں کی بابت سوالات کئے جا رہے ہیں۔ مثلاً: ﴿أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ﴾۔ اور مزید حیرت کی بات یہ ھے کہ ہر ایک جہنمی شخص اُن رسولوں کے آنے کا اقرار بھی کر رھا ھے۔ موجودہ زمانے میں، ہماری قوم میں صرف انٹر نیشنل درجے کے رسولوں کا تصور ھے۔ یعنی۔ اگر کوئی رسول آنا بھی ھے (جیسے عیسیٰ علیہِ السلام یا امام مہدی)۔ تو وُہ بھی پوری دُنیا کے تمام انسانوں کیلئے ھے۔ کسی لوکل رسول {رُسُلٌ مِّنكُمْ} کی تو کوئی بات ہی نہیں کی جاتی۔ جبکہ میدانِ حشر میں بھی۔ اور پھر میدانِ حشر کے بعد (جہنم میں) بھی۔ اللہ تعالے، صرف اور صرف۔ لوکل رسولوں کی باتیں کر رھے ہیں۔ ہمارے قومی عقیدوں میں اور اللہ تعالے کے پاک کلام میں۔ یہ تضاد (اختلاف) کیوں ھے.....؟

فکر کرنے کی بات ھے۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ۔ جب ہماری قوم کے موجودہ زمانے لوگ (ہم سب) بھی میدانِ حشر میں پہنچ کر کھڑے ہوں۔ اور۔ اللہ تعالے سورۃ الانعام میں فرمائے ہوئے۔ اپنے وعدے کے مطابق۔ ہم سے پوچھیں گے کہ: ﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا﴾ تو۔ چونکہ ھم نے بھی کسی لوکل رسول کو اِس دُنیا کی زندگی میں نہیں پہچانا۔ اور نہیں مانا ھوا۔ لہذا۔ ہمیں بھی اِسی آیت میں بیان کی ہوئی بات کہنی پڑ جائے۔ کہ: ﴿قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنفُسِنَا ۖ وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ﴾ اللہ تعالے جی دُنیا کی زندگی کے دوران ھم دھوکے میں پڑے ہوئے تھے۔ اور ھماری قوم کے یہ یہ لوگ۔ جِن کو اب ھم رسول کی شکل (صورت) میں دیکھ رھے ہیں، یہ لوگ تو واقعی ہمارے شہر میں ہی رہتے ہوتے تھے۔ مگر تب ہم نے سمجھا تھا۔ کہ یہ صاحب خود گمراہ ہیں یا ذھنی مریض ھیں۔ ہمارے اللہ جی۔ تب ہم نے اِن صاحب (یا صاحبان)۔ کو آپکے رسول نہیں سمجھا تھا۔ اِسلئے۔ آج ہم اپنے اُس کُفر کا اقرار کرتے ہیں۔

ہماری قوم کے صاحبِ شعور و فراست لوگوں کو۔ اپنے اپنے علماء سے تشویش کے ساتھ پوچھنا چاہیۓ۔ کہ میدانِ حشر میں تو ہم سب نے بھی حاضر ہونا ھے۔ اور۔ جب اللہ تعالے ہم سے۔ خصوصاً۔ اُن رسولوں کا پوچھیں گے۔ جو کہ ہم میں سے ہیں۔ ہم تک خود پہنچے بھی ہیں۔ ہمیں اللہ تعالے کی باتیں (وحیٰ، الہام، آیاتِ کتابِ الٰہی) بھی سناتے رھے ہیں۔ تو ہم لوگ۔ اللہ تعالے کو کیا جواب دے سکیں گے...؟ اِس مضمون کو پڑھ چکنے کے بعد۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے روزِ محشر کے اِس سوال کا علم نہیں تھا۔ سوچیں! اللہ تعالے سے ھدایت مانگیں۔ ھدایت کے ہر ایک سچے خواہش مند کو۔ ھدایت بہم پہنچانے کا۔ اللہ تعالے کا۔ وعدہ ھے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ معاملہ بہت ہی اہم معاملہ ھے۔

اے میری پیاری قوم کے افراد! آپ نے دیکھا ہو گا۔ کہ۔ اِس سے پہلے آرٹیکل (10) میں۔ میدانِ حشر اور روزِ محشر کے حوالوں سے جو تین آیات پیش کی گئی تھیں۔ اُن میں خوب وضاحت کی گئی ھے کہ۔ روزِ محشر میں صرف اُن رسولوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ جو رسول اُس انسان کی زندگی کے دوران۔ اُس کی قوم کے پاس پہنچے تھے اور مِّنكُمْ یعنی اُسی قوم میں سے بھی تھے۔ اِس آرٹیکل (11) میں۔ میدانِ حشر کے بعد ہونیوالے واقعات کے متعلق جو آیات۔ {﴿سورۃ الزمر۔ آیت 71﴾، ﴿سورۃ الملک۔ آیات 8 اور 9﴾، ﴿سورۃ الفاطر۔ آیت 37﴾، ﴿سورۃ الغافر۔ آیات 49 اور 50﴾} آپ کے سامنے پیش کی گئی ہیں۔ اِن آیات سے بھی یہی واضح ہو رھا ھے کہ۔ جہنم میں بھیجے جانے والے، سب انسانوں سے۔ ہر ایک مرحلے پر۔ صرف اُن ھی رسولوں کے آنے کا، پوچھا جائے گا۔ جو رسول۔ اُن انسانوں کی زندگی کے دوران۔ اُن کی قوم کے پاس پہنچے تھے اور مِّنكُمْ بھی تھے۔ یعنی اُسی قوم میں سے بھی تھے۔ جواب میں ہر ایک نے اقرار کیا ھے کہ۔ اس قسم کے رسول۔ واقعی آئے تھے۔

اُسی یومِ حساب پر۔ میدانِ حشر میں تو دُنیا کی سب قوموں نے حاظر ہونا ھے۔ چنانچہ۔ کسی بھی قوم میں۔ کوئی ایک بھی ایسی نسلِ انسانی نہیں گذر سکتی۔ جِس نسل کی زندگی کے دوران۔ اُنکی اپنی قوم کا کوئی شخص۔ اللہ تعالے کی طرف سے رسول کے طور پر نہ بھیجا جائے۔ مذھب کا بنیادی ستون ہی۔ یومِ آخرت یا روزِ حساب پر ایمان ھے۔ تو یہ کیسے ممکن ھے؟ کہ اللہ تعالے: (1)۔ دُنیا کی اکثر قوموں کا کوئی حساب ہی نہ لیں؟۔ کیونکہ اُن میں کسی رسول کو نہیں بھیجا تھا.. (2)۔ اُن قوموں سے پوچھیں، کہ میرے رسولوں کو تم نے کیا جواب دیا تھا، جبکہ کوئی رسول بھیجا ہی نہیں؟ (3) رسول۔ تو جاپان میں بھیجا ہو، اور ایرانی قوم کو اُس کے نہ ماننے کی سزاء میں جہنم میں ڈال دیں؟ (4)۔ رسول تو کئی صدیاں پہلے۔ کسی اور ہی نسل میں بھیجیں اور اُس رسول کے آنے اور آیات سنانے کا۔ سوال اُس قوم کی صدیوں بعد والی نسل سے کر دیں۔ (نعوذ باللہ)۔ میرے قومی بھائیو اور بہنوں! ہمارے اللہ تعالے... ایسی نامناسب، ناواجب باتوں سے پاک ھیں۔ عالیشان، حکیم، خبیر اور عادل ہیں۔ لہذا۔ اللہ تعالے نے۔ ایسا انتظام فرمایا ھوا ھے کہ:

گویا۔ ہر ایک قوم میں۔ ہر ایک زمانے میں اللہ تعالے کے رسول۔ ہمیشہ۔ موجود ہوتے ہیں۔

Surah Al-Tau’bah Chapter 9: Verse 33

هُوَ الَّذِىٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلۡهُدَىٰ وَدِينِ ٱلۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡمُشۡرِكُونَ ﴿٣٣﴾

وُہی اللہ ھے، جو ھدایت اور حقیقی دین کے ساتھ۔ ہر ایک دین کے اندر۔ اپنے رسول بھیجتا ھے۔ تاکہ ہر ایک دین کے حقیقی رُوپ اور سچی ھدایت کو ظاھر کر دے۔ اگرچہ مُشرک لوگ۔ اللہ تعالے کے اِس عمل۔ سے کراھت کرتے ہیں۔

اللہ تعالے نے اِس آیت (9:33) میں بھی یہی فرمایا ھے کہ: ہر ایک قوم میں۔ ہر ایک زمانے میں اللہ تعالے کے رسول۔ ہمیشہ۔ آتے رہتے ہیں۔

Surah: Ibrahim Chapter 14: Verse 4

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِۦ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ ٱللَّهُ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٤﴾

(اللہ تعالے نے) ہم نے ہر ایک رسول کو صرف اُس کی اپنی ہی (لِسانی) قوم میں بھیجا ھے۔ تاکہ۔ وُہ رسول۔ اُس قوم کو اچھی طرح پیغام سُنا دے۔ یا بیان کر سکے ۔ پھر آگے اُس قوم کے لوگوں کی مرضی ھے۔ جو کوئی ھدایت نہ لینا چاھے تو اللہ اُس کو (جبراً) ھدایت نہیں دیں گے۔ جو کوئی چاھے کہ اُس کو ھدایت ملے۔ اُس اُس کو اللہ تعالے ھدایت دے دیں گے۔ اور اللہ تعالے معزز اور حکمت والا ھے۔.... (ترجمہ:.. صبغت اللہ..)

احمد رضا خان [14:4]	**محمد جونا گڑھی [14:4]**
اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں صاف بتائے پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے، اور وہی عزت و حکمت والا ہے،	ہم نے ہر ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے تاکہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کر دے۔ اب اللہ جسے چاہے گمراہ کر دے، اور جسے چاہے راہ دکھا دے، وہ غلبہ اور حکمت والا ہے

میرے محترم، معزز اور پیارے ہم وطن ساتھیو! آپ نے دیکھا ہو گا کہ قرآنِ مجید کی ساری آیاتِ، ایک دوسری آیت کی تائید کرتی ہیں..۔ مندرجہ بالا ساری آیات سے یہ بات خوب واضح ہو گئی ھے۔ کہ اللہ تعالے کے رسول۔ ہر ایک (لسانی) قوم میں۔ ہر زمانے (یا ہر نسل کے زمانے میں) آتے رھتے ہیں۔۔ کوئی بھی رسول صرف ایک ہی قوم کا رُسُلٌ مِّنكُمْ ہو سکتا ھے۔ اور پھر۔ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ ۔ والی آیت بھی صرف ایک لسانی قوم پر محدود کر رھی ھے ۔ ہماری قوم کو فکر کرنی چاہئے کہ ہم نے بھی میدانِ حشر میں جانا ھے۔ جب ہم سے (رُسُلٌ مِّنكُمْ کے متعلق) پوچھا جائے گا۔ تو ہم کیا جواب دیں گے؟۔ کیا آپ کی عقل یہ بات تسلیم کرتی ھے کہ ہماری پوری قوم (پاکستانی) ۔ میں سے کوئی ایک بھی انسان۔ جہنم میں نہیں جائے گا؟۔ سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں۔ کیونکہ ہم میں سے اکثر۔ دُنیا میں تو، رسولوں کا۔ انکار ہی کر رھے ہیں۔ چاھے اُسکی وجہ۔ ہمارا نظریہ ختمِ نبوت ھے۔ سوچیں!

اللہ تبارک و تعالے۔ نیک نیّتی کے ساتھ، اِس مضمون کو پڑھنے والے تمام افراد پر۔ بے شمار رحمتیں، برکتیں اور نعمتیں۔ نازل فرماتے رھیں۔ آمین۔

آپکا ہم وطن۔ آپکا قومی بھائی..... محمد اُسلم چوہدری (صبغت اللہ)

آج ۔ مورخہ 21 دسمبر سن عیسوی 2013 ھے